طلباء کے ساتھ مجلس سوال و جواب

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

۞...... **ایک طالب علم نے سوال کیا کہ آجکل دنیا کا مالی نظام سود پر چلتا ہے تو ہم اسلام کی تعلیم کو کیسے نافذ کر سکتے ہیں؟**

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

بات یہ ہے کہ جو یہ سارا سسٹم ہے ایک لحاظ سے تو سود پر مبنی ہے کہ بینک کسی کو قرضہ دیتا ہے اور پھر جب واپس لیتا ہے تو اس میں سود رکھا ہوتا ہے۔ لیکن یہ جو موجودہ اقتصادی نظام ہے، اس میں جب کاروبار خراب ہو جاتا ہے تو دیوالیہ کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اپنا قرض واپس دینے کے ذمہ دار نہیں رہتے۔ اگر اثاثہ جات ہیں تو پیسہ واپس کر دیں گے۔ اگر اتنا سرمایہ نہیں ہے تو عدالت حکم دے دیتی ہے کہ قرضہ معاف ہو جائے۔ اس لئے یہ وہ نظام نہیں ہے جس طرح سود کا نظام ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ جو بینکنگ کا نظام ہے اس میں کچھ چیزیں ایسی زیر و زبر ہو چکی ہیں اور سارا نظام ڈسٹرب ہو چکا ہے کہ اس کو کچھ کر نہیں سکتے۔ اس میں مزید اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس اجتہاد کے لئے کچھ عرصہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ میں نے بھی اس میں مزید کچھ لوگ ڈالے جو فائنانس کے ماہر ہیں۔ وہ کمیٹی ابھی اس پر غور کر رہی ہے۔ ابھی تک ان کا جواب نہیں آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پہلے یہ سارا نظام سود کا تھا کہ آپ نے قرضہ کسی سے لیا ہے اور قرضہ دینے والا اس کا سود کا ریٹ پہلے بڑھاتا ہے اور اس کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ پہلے 10 فیصد سود ہے تو دو سال کے بعد 80 فیصد یا سو فیصد ہو جاتا ہے۔ اور پھر اگر آپ نہیں دے رہے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور پھر اتنا بڑھ جاتا ہے کہ جس نے قرض لیا ہوتا ہے اس کی استطاعت ہی نہیں ہوتی کہ وہ اس کو واپس کر سکے۔ اس لئے ایسا سود بالکل اور چیز ہے اور بینک کا سود اور چیز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے گھر کی بات کی ہے کہ گھر خریدنا ہے۔ اگر آپ مارگیج [Mortgage] پر گھر لیتے ہیں اور اس گھر میں خود رہنا ہے تو وہ آپ کیلئے جائز ہے۔ لیکن ویسے اگر آپ کرائے کا گھر لیتے ہیں اور کرایہ مارگیج کے برابر ہوتا ہے۔ تو وہ آپ کے لئے اس لئے جائز ہے کہ اس گھر میں رہتے ہوئے یہی سمجھیں کہ آپ بینک کو کرایہ دے رہے ہیں اور ساتھ اس جائیداد کے مالک بھی بن رہے ہیں۔ کیونکہ ایک اس کا مخصوص حصہ آپ ڈاؤن پیمنٹ [down payment] کے طور پر آپ پہلے ہی دے چکے ہیں اور اپنی جائیداد بنتی چلی جا رہی ہے۔ اس حد تک تو ٹھیک ہے۔

لیکن اگر کاروبار کے لئے آپ real estate میں سرمایہ لگا رہے ہیں اور گھر بناتے ہیں اور کرایہ پر چڑھا دیتے ہیں تو یہ کاروبار ہے اور اس میں سود شامل ہے۔ اور ابھی تک جماعت میں یہی تعامل ہے کہ وہ جائز نہیں ہے۔ اپنے رہنے کیلئے لے سکتے ہیں۔ اس صورت میں قرضہ واپس کرنا کرایہ کے متبادل ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی کاروباروں میں تو آج کل سود اتنا زیادہ ہے کہ پھر تو آپ کپڑے بھی نہیں پہنیں گے، ٹائی بھی نہیں لگائیں گے، کھانا بھی نہیں کھائیں گے کیونکہ ہر کاروبار میں سود شامل ہو چکا ہے۔ تو ہر چیز میں بلا واسطہ سود شامل ہے۔ اسی لئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

۞...... **ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ حضور جب اسکول میں تھے تو حضور کا پسندیدہ مضمون کون سا تھا؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں تو پڑھائی میں اتنا اچھا نہیں تھا۔ بہرحال عملی طور پر مجھے زراعت پسند تھی، جو میں نے پڑھی تو نہیں لیکن آخر جب میں یونیورسٹی گیا تو میں نے deficiency courses کئے۔ لیکن جتنا میں نے پڑھا تھا اس سے زیادہ میری عملی تعلیم تھی۔

۞...... **ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ انسان نفسِ مطمئنہ کی حالت تک کیونکر پہنچ سکتا ہے اور اسے کیسے پتہ لگے گا کہ وہ اس مقام تک پہنچ چکا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ ہر وقت بے چین رہتے ہیں تو پتہ چل جائے گا کہ نفسِ مطمئنہ حاصل نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ کی دعاؤں کی طرف توجہ رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔ دنیاداری کی طرف توجہ زیادہ نہیں ہے اور اطمینان ہے تو سمجھیں آپ کا دل نفسِ مطمئنہ کی طرف جا رہا ہے۔ اور اگر ہر چیز کی بے چینی ہے اور بے اطمینانی ہو رہی ہے تو پھر دعا کریں اور استغفار کریں۔

ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو فلم آئی تھی تو اس کا ہمیں کیا جواب دینا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پہلے ایک کہانی سناتا ہوں۔ کسی نے یوسف اور زلیخا کی لمبی چوڑی کہانی لکھی ہے۔ پوری ایک کتاب ہے۔ جس زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی اس کی کہانی ہے۔ اور ایک پنجابی میں لمبی چوڑی نظم کی صورت میں ہے۔ کسی نے یہ کہانی اردو دان کے سامنے سنائی اور ساری رات وہ نظم پڑھتا رہا۔ اور وہ بندہ بڑے غور سے ساری رات سنتا رہا۔ تو جب صبح ہوئی تو وہ اردو دان نظم پڑھنے والے سے پوچھتا ہے کہ زلّے خان آدمی تھا کہ عورت تھی۔ یعنی اس نے زلیخا کو زلّے خان بنا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو آپ کو ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ کیا جواب دینا چاہئے۔ میں نے اس پر کئی خطبے دیئے، اس پر کئی پروگرام بنے، جماعت کو میں نے کہا کہ پمفلٹ تقسیم کریں، پیس کانفرنسز کریں، سیرت پر کانفرنسز کریں، سیمینارز کریں، AMSA (احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن) کو میں نے کہا کہ اپنی یونیورسٹیز میں سیمینار کریں، پچھلے دو سال سے میں بتا رہا ہوں۔ ابھی تک آپ کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ کیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنے کالج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پمفلٹ وغیرہ لے کر جائیں۔ وہاں طلباء کو دیں۔ پہلے خود بھی پڑھیں اور پھر جب کوئی بحث کرے تو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق بتائیں۔ میں جتنے لیکچرز دیتا ہوں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا پہلو ضرور بیان کرتا ہوں۔ ابھی میں نے لاس اینجلیز امریکہ میں بھی ایڈریس کیا ہے اور میرا سارا لیکچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وہ ہے جو امن اور محبت اور پیار کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ میں نے ان کو وہاں مثال دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ ساتھ بیٹھے ہوئے صحابی نے کہا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ جا رہا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہودی انسان نہیں ہیں؟ تو یہ انسانیت کی خدمت ہے۔

امن قائم کرنے کے لئے، لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے، Service of humanity کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت سے پہلے میرا حلف الفضول کا ایک معاہدہ تھا جس میں لوگوں کی خدمت کیا کرتے تھے، غریبوں کی، ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کیا کرتے تھے۔ اگر اب بھی مجھے نبوت کے دعوے کے بعد کوئی بلائے چاہے کافر ہی کوئی بلا رہا ہو یا کوئی بھی گروپ ہو تو میں اس میں ضرور شامل ہو جاؤں گا۔ پھر پرندوں پر آپ کا رحم ہے، انسانوں پر آپ کا رحم ہے، عورتوں پر رحم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے میں نے کہا تھا کہ Life of Muhammad جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ Introduction to the study of the Holy Quran کا جو آخری حصہ ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں بہت ساری چیزیں ہیں وہ پڑھیں۔ بہت بنیادی چیزیں ہیں، چھوٹی چھوٹی مختصر لکھی ہوئی ہیں۔ وہ انگریزی میں بھی لکھی ہوئی ہے اور اردو میں بھی۔ جس زبان میں پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ اور لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر اسٹوڈنٹ کو پڑھنی چاہئے۔ اس کتاب کو آپ پڑھ لیں تو آپ کو سب سوالات کے جواب مل جائیں گے۔ اور پھر لوگوں سے debate کرتے ہوئے ان کو جواب بھی دیا کریں۔

۞...... **ایک طالب علم نے سوال کیا کہ اسلام کا نام اس قدر بدنام ہو چکا ہے کہ ہم جب پمفلٹ بانٹنے جاتے ہیں تو وہ ہمارا نام سن کر کہ مسلمان اسلام کی تبلیغ کرنے آئے ہیں** ہماری بات ہی نہیں سنتے۔

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:**

پہلے بتانے یا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔ پمفلٹ کا ایسا جاذب قسم کا ٹائٹل بناؤ کہ وہ دیکھتے ہی آپ سے لے لیں۔ جب کھول کر اندر پڑھیں تو اسلام کی اصل تعلیم یعنی امن کے پیغام کا پتہ لگ جائے۔ یا اسی طرح مختلف قسم کے ٹائٹل بنا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امریکہ والوں نے خون کے عطیات جمع کرنے کی ایک مہم چلائی جس میں انہوں نے پچھلے سال میں دس ہزار خون کے بیگ اکٹھے کئے۔ اور اس سال اُن کا ٹارگٹ 25 ہزار کا ہے۔ اور وہ سارے امریکہ میں Muslim for Life کے نام سے بڑے اچھی طرح جانے جاتے ہیں اور کچھ لوگ انکار بھی کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا آپ لوگوں کے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں۔ آپ لوگوں کے میڈیا سے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں۔ لوگوں سے بھی آپ کے تعلقات اچھے ہونے چاہئیں تا کہ جماعتی سطح پر آپ کو Coverage ملے۔ پھر اگر آپ یونیورسٹیز میں سیمینارز وغیرہ کر سکتے ہیں تو کریں۔ اپنا exposure زیادہ کریں۔ لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا بڑھائیں۔ انہیں اسلام کے بارے میں بتائیں۔

طالب علم نے عرض کی کہ ہم نے ایک پروگرام کیا تھا جس میں چھ سو کے قریب مہمان آئے تھے۔ اُن کو ہم نے کتاب **Life of Muhammad دی تھی اور اس کے** علاوہ سات **World Peace Seminar** منعقد **کروائے تھے اور اُس میں مجموعی طور پر ٹوٹل آٹھ سو مہمان آئے تھے۔**

حضور نے فرمایا کہ کینیڈا کی آبادی آٹھ سو تو نہیں بلکہ ملینز میں ہے۔ اس لئے وسیع پیمانہ پر فلائرز کی تقسیم کا کام

ہونا چاہئے۔ پچھلے سال مختلف جگہوں پر خدام الاحمدیہ جرمنی نے تین لاکھ فلائرز تقسیم کئے ہیں۔ اس طرح آپ لوگ بھی اگر ہمت کرو تو ہو جائے گا۔

❁...... **اسی طالب علم نے ایک اور سوال کیا کہ کس عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ مکمل ہو جانا چاہئے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب آپ میں اتنی عقل ہو کہ آپ اس کا احاطہ کر سکتے ہیں اور اسے سمجھ سکتے ہیں تو اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔ اور آسان آسان کتابیں جو بعد کی ہیں وہ پہلے پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو 1900ء سے پہلے کی کتابیں ہیں وہ ذرا مشکل ہیں۔ اردو تو آپ کو پڑھنی نہیں آتی۔ اور اگر اردو پڑھنی آتی ہے تب بھی وہ آپ کیلئے مشکل ہوں گی۔ ان ابتدائی کتب کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے۔ تو جو 1900ء کے بعد کی کتابیں ہیں ان کو پڑھیں۔ مثلاً حقیقۃ الوحی ایک کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اس کو تین دفعہ پڑھو۔ ویسے تو ہر کتاب کا لکھا ہے کہ تین دفعہ پڑھو اگر پڑھ سکتے ہو لیکن حقیقۃ الوحی کے بارہ میں کہا ہے کہ اگر اس کو یاد کر لو تو آپ ہر ایک کو جواب دے دو گے۔

❁...... **ایک اور طالب علم نے سوال کیا کہ میں نے کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کر لیا ہے اب میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی خدمت کروں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت **فرمایا** کہ آپ جماعت کی باقاعدہ خدمت کرنا چاہتے ہیں؟ یا صرف پارٹ ٹائم خدمت کا وقت دینا چاہتے ہیں؟ تو اس طالبعلم نے عرض کیا کہ فی الحال پارٹ ٹائم، ٹریننگ کے لئے وقفِ عارضی کرنا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **ارشاد فرمایا** کہ ٹریننگ کے لئے تو آپ اپنے امیر صاحب کو لکھ کر دیں کہ اگر آپ سے کوئی کام لے سکتے ہیں تو لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی طالب علم سے فرمایا کہ آپ کی نظر بچپن سے کمزور ہے تو کمپیوٹر میں کس طرح کام کرتے ہیں۔ طالبِ علم نے عرض کی کہ اسکرین ریڈر ہے جو مدد کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر فی الحال جماعت کے پاس کام نہیں ہے تو آپ مزید تجربہ حاصل کریں۔ اور جب تعلیم فائنل ہو جائے تو بتائیں کہ مستقل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

❁...... **ایک اور طالبِ علم نے سوال کیا کہ حضور اسلام میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں مگر مرد کو غیر مسلموں میں شادی کرنے کی اجازت ہے مگر عورت کو نہیں ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ تو مرد ہیں آپ کو کیا گلہ ہے۔ بات یہ ہے کہ بعض ایسے مرد بھی ہوتے ہیں جو عورت کے اثر میں آجاتے ہیں اور ہلتے نہیں۔ میں ایسے مردوں کو جانتا ہوں۔ مثلاً ایک مرد ہے اس نے ایک شیعہ عورت سے شادی کی۔ وہ پاکستان میں پولیس آفیسر ہیں۔ بڑے اچھے عہدہ پہ ہیں لیکن اس شیعہ عورت نے ان کو اتنا دبایا ہے کہ وہ احمدیت ہی چھوڑ گئے۔ تو اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام نے جو اجازت دی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے کہ مرد عورت کو اپنے اثر میں لاسکتا ہے اور جو اولاد پیدا ہوگی اس کو اپنے زیرِ اثر رکھ کر احمدی رکھ سکتا ہے یا مسلمان رکھ سکتا ہے۔ اس لئے اگر مسلمان مرد غیر مذہب سے شادی کر لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر عورت کرے گی تو دوسرے گھر میں جا کر اسی رنگ میں ہو جائے گی پھر اس مسلمان عورت کی جو اولاد اور نسل ہوگی وہ ضائع ہو جائے گی۔ یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے اجازت نہیں دی گئی۔

❁...... **ایک اور طالبِ علم نے سوال کیا کہ جماعت کا شریعہ لاء (Sharia Law) کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: شریعہ لاء (Sharia Law) آپ نے کہاں نافذ کرنا ہے؟ سوال یہ ہے کہ یوکے کا جو ملک ہے وہ تو مسلمان ملک ہی نہیں ہے۔ جو مسلمان ملک نہیں ہے وہاں زبردستی شریعہ لاء آپ کس طرح ٹھونس سکتے ہیں؟ وہاں تو Impose نہیں کر سکتے۔ دوسرا جو اُن کا لاء ہے، human rights کے قوانین ہیں تو وہ ہر بندے کو اس کے حقوق مل رہے ہیں اور انصاف مل رہا ہے تو شریعہ لاء کے مسئلہ کو اُٹھانے کی ضرورت کیا ہے؟ باقی یہ کہنا کہ انگلستان کے اندر رہتے ہوئے شریعہ لاء نافذ کیا جائے، سزا دی جائے، چور کی سزا دی جائے یا قتل کی سزا دی جائے، تو ان کے ملکوں میں وہ اس کی ضرورت نہیں سمجھتے ہیں۔ ہاں، اسلامی ملکوں میں شریعہ لاء استعمال کرنا ہے تو کریں۔ لیکن وہاں پھر انصاف ہونا چاہئے۔ اب سعودی عرب میں کہتے ہیں کہ شریعہ لاء لاگو ہے۔ چور کے ہاتھ تو فوراً کاٹ دیتے ہیں۔ شریعت تو یہ کہتی ہے کہ عورت سے انصاف کرو۔ غریبوں کے حق ادا کرو۔ اس کے باوجود بھی وہاں سعودی عرب میں جو شاہ کا محل ہے اس کی ہر دیوار پر شاید ایک ایک فٹ کے اوپر، آدھا آدھا پاؤنڈ 24 کیرٹ کا سونا چڑھا ہو گا۔ لیکن بعض عورتیں جو slums میں رہتی ہیں ان کو کھانا بھی نہیں ملتا۔ ایک طرف تو شریعت کا شور مچاتے ہیں اور ایک طرف انسانیت کے بنیادی حقوق بھی ادا نہیں کرتے۔ شریعت لاء اگر نافذ کرنا چاہیں تو اسلامی ملک کر سکتے ہیں مگر اس شرط پر کہ وہ ہر جگہ انصاف بھی کر رہے ہوں۔ باقی ان ملکوں میں جہاں قانون ہر طرح کا انصاف کر رہا ہے اور کسی کے حقوق مارے نہیں جا رہے وہاں شریعہ لاء کا مسئلہ اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مولویوں کا تعلق ہے تو مولوی تو شور مچاتے رہتے ہیں۔ یہ کون سا شریعہ لاء ہے کہ اچھے بھلے ایک فوجی کو چاقو مار مار کے مار دو اور پھر اللہ اکبر کے نعرے لگاؤ۔ وہ مارنے والا بعد میں آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور ناک کے بدلے ناک کے نعرے لگاتا رہا۔ تو اس بیچارے 25 سال کے لڑکے نے کس کا ناک کاٹا تھا یا کان کاٹا تھا؟ تو یہ لوگ شریعت کے نام پر شریعت کو بدنام کر رہے ہیں۔ یہ کونسی شریعت ہے؟ اس لئے ان ملکوں میں فی الحال کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب اسلامی حکومتیں آئیں گی، یا جب اسلامی حکومتیں انصاف پسند ہوں گی تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر شریعت لاگو کرتی ہیں تو ٹھیک ہے۔ ایک طرف جمہوریت کا شور مچاتے ہیں اور دوسری طرف شریعت لاء کا شور مچاتے ہیں۔ طالبان بھی تو شریعت لاء کے نام پر آئے تھے۔ وہاں افغانستان میں انہوں نے کیا کیا؟ عورتوں پر ظلم کیا، لوگوں پر ظلم کیا اور انہوں نے اپنے گھر مال سے بھر لئے۔ ایمان تو کہیں رہا نہیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے ازراہِ شفقت طلباء میں قلم تقسیم فرمائے اور طلباء سے مختلف امور کے بارے میں استفسار بھی فرماتے رہے۔

طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔